نیو ایرا میگزین
محرم
ازایس این انصاری
New Era Magazine
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محرم

ازایس.این انصاری

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگرآپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کردی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین

☆☆☆☆☆

صبح کے تقریباً سات بجے تھے، کھڑکی سے سورج کی خاصی روشنی اندر آرہی تھی، جس سے پورے روم مین اجالا تھا۔ پیریوں کوڈھانکتا سایہ عبایااور چہرے کے گرد نفاست سے لپیٹااسکارف،اس نے آئینے کے سامنے کھڑے ہوکر خود پرایک مطمئن نگاہ ڈالی پھرروم کی کھڑکی دروازہ بند کرکے نیچے اتری۔ گراؤنڈ فلور پر موجود نورعین اور محمود صاحب کے روم کادروازہ آہستہ سے کھولااور دھیرے سے سلام کیا۔

"اسلامُ علیکم امی،ابو۔"

"وعلیکمُ السلام،آج لاسٹ پیپر ہے؟"نورعین نے اس کے سلام کاجواب دے کراپنا سوال کیا۔

"جی امی،اب میں نکلتی ہوں،اللہ حافظ۔"اس نے کہا۔

"عنائزہ،ایک منٹ۔" محمود کی آواز نے اسے روکا۔

"جی ابو۔"

"تم کب فری ہو؟"

"آج لاسٹ پیپر ہے،اس کے بعد فری ہی ہوں۔"

"تو پھر اس ہفتے سکنڈ س فلور کے دونوں روم صاف کر کے سیٹ کر لینا۔نیکسٹ ویک احمد آرہا ہے،اس کی فیملی کے ساتھ۔"

"ٹھیک ہے ابو،اب میں نکلتی ہوں ورنہ لیٹ ہو جاؤں گی۔اللہ حافظ۔"

احمد جہانگیر، محمود جہانگیر کے بڑے بھائی یعنی عنائزہ کے بڑے ابو تھے۔جو اپنی فیملی یعنی اپنی وائف حمیرہ اور دونوں بچوں اذہان اور ہانیہ کے ساتھ دبئی میں رہتے تھے۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□

رات کے تقریباً ساڑھے گیارہ بج رہے تھے۔محمود جہانگیر کی فیملی کولکتہ ائیر پورٹ پر احمد جہانگیر کی فیملی کا انتظار کر رہی تھی۔رات کے وقت ائیر پورٹ کی روشنی مس عنائزہ کا چہرہ جگمگا رہا تھا،سایہ عبایا اور چہرے کے گرد لپیٹے ڈارک بیلو اسکارف میں اس کا چہرہ دمک رہا تھا۔خوبصورت تو تھی ہی،تیکھے نقوش،ستواں ناک اور ڈارک گرین ماربل بال سی آنکھیں،بے شک وہ خوبصورت تھی مگر اس کی خوبصورتی میں معصومیت بھی تھی۔

جس کی وجہ اس کا حجاب تھا۔۔۔شاید۔۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□

انہیں ائیر پورٹ پر کھڑے ایک گھنٹہ ہو چکا تھا تبھی ارائیول گیٹ پر انہیں احمد جہانگیر کی فیملی

نظر آئی۔احمد ہمیشہ کی طرح صاف ستھرے کُرتے میں ملبوس کافی گریس فل لگ رہے تھے۔ حمیرہ بیگم نے دبئی طرز کا اسکائے بیلو عبایا پہنا ہوا تھا اور سر پر سفید اسکارف لیے گلے میں اس کا ہلکا سا پھندا دیا ہوا تھا۔ہانیہ کچھ حد تک فیشن ایبل تھی اس نے ڈینم کے ٹاپ پر لوز جینز پہنی ہوئی تھی، بھورے بھورے بال اونچی سی پونی ٹیل میں بندھے ہوئے تھے اور اذہان وہ کافی ہینڈسم تھا اور اپنی گہری کالی آنکھوں کی وجہ سے کافی پرکشش بھی لگتا تھا۔

عنائزہ آگے بڑھ کر پہلے اپنے بابا سے ملی وہ اپنے بڑے ابا کو بابا ہی کہتی تھی اور بڑی امی کو بڑی ماں۔۔کچھ دیر تک ان کا ملنا ملانا چلتا رہا پھر وہ ائیر پورٹ پر موجود ریسٹورینٹ میں آ گئے۔ جبکہ اذہان نے کہا کہ اسے عشاء پڑھنی ہے اور وہ پریئر ہال چلا گیا۔وہ بہت مذہبی نہیں تھا، کچھ حد تک لبرل مائنڈڈ کا تھا مگر وہ نماز کا پابند تھا۔

□□□□□□□□□□□□□□□□

صبح کے تقریباً آٹھ بجے تھے۔پوری جہانگیر فیملی ڈائننگ ٹیبل پر موجود تھی سوائے ہانیہ اور عنائزہ کے۔ہانیہ نہار ہی تھی جبکہ عنائزہ کی چھٹیاں چل رہی تھیں سو وہ فجر ادا کر کے تھوڑی دیر دیر سو جاتی تھی۔

"اذہان۔"احمد صاحب نے اسے مخاطب کیا۔

"یس ڈیڈ۔"اس نے مختصر سا جواب دیا۔

"دیکھو اگر عنائزہ اٹھ گئی ہو تو اسے بلا لو شاید تب تک ہانیہ بھی آ جائے۔"

"اوکے۔"وہ اٹھ کر اوپر والے فلور کی جانب چلا گیا۔

عنائزہ کے روم کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔وہ دروازے پر ٹھہر گیا عنائزہ اسٹڈی ٹیبل پر سے غیر ضروری لوازمات ہٹا رہی تھی۔اذہان کی جانب اسکی پشت تھی اور اسکی پشت پر اسکے کمر سے نیچے آتے لمبے،گھنے اور سیاہ بال ڈھیلی سی چوٹی میں مقید تھے۔

"عنائزہ۔"اذہان نے اسے مخاطب کیا۔اسکی آواز سن کر عنائزہ کے ہاتھ ایک سرعت کی تیزی سے اپنے دوپٹے پر گئے اور اس نے اپنا سر ڈھانکا۔

اذہان اسکی یہ حرکت دیکھ کر تذبذب میں پڑ گیا کہ کہے یا یونہی چلا جائے۔

"جی کہیئے۔"عنائزہ اسکی جانب گھوم چکی تھی اور اسکے چہرے پر کوئی ایسا تاثر نہیں تھا کہ اس نے کچھ غلط کیا ہے۔

"وہ ڈیڈ تمہیں بریک فاسٹ کے لئے بلا رہے ہیں۔"اذہان نے اسے مطلع کیا اور واپس نیچے چل پڑا۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□

شام کے تقریباً پانچ بجے تھے اور جہانگیر فیملی اپنے بیک یارڈ میں بیٹھی ہوئی تھی۔انکے بیک یارڈ میں لکڑی کے صوفے رکھے ہوئے تھے۔ایک صوفے پر اذہان اور محمود صاحب بیٹھے ہوئے تھے۔ایک پر احمد صاحب، عنائزہ اور ہانیہ تھے اور تیسرے صوفے پر نور عین اور حمیرہ بیگم بیٹھے ہوئے تھے۔

New Era Magazine

"بیک یارڈ تو تم نے کافی خوبصورتی سے ارینج کیا ہے عنزی۔" احمد صاحب نے اسکی تعریف کی۔ وہ کبھی کبھار اسے عنزی بھی بلاتے تھے۔

"تھینکس بابا۔" اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ویسے تمھاری اسٹڈیز کیسی جا رہی ہیں؟ انٹیریر ڈیزائننگ سے ڈپلومہ کر رہی تھیں نہ تم، مکمل ہو گیا؟"

"ڈپلومہ کو تو تقریباً چار پانچ سال ہوئے۔ میں نے اسلامک اسٹڈیز سے ایم. اے کیا ہے، اگلے مہینے میرا رزلٹ ہے۔" اس نے تفصیل سے بتایا۔

"بھائی آپ کے آگے کے کیا پلان ہیں؟" اس دفعہ محمود نے گفتگو میں حصہ لیا۔

"پلان یہ ہے کہ پاپا پرمینٹلی انڈیا شفٹ ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں۔" احمد کی بجائے اذہان نے جواب دیا۔

"سچ میں۔" حیرت سب کو ہوئی مگر ادا نور عین کی زبانی ہوئی۔

"جی نور عین اس منتھ ہم دبئی جائیں گے تو تقریباً دو منتھس میں وہاں ساری کلیرنس وغیرہ کروا لیں گے۔۔ پھر انڈیا آئیں گے تو پرمینٹلی یہاں.. انشااللہ۔" حمیرہ نے اپنے فیملی پلان سے سب کو آگاہ کیا۔

"تو اس خوشی کے موقعہ پر عنائزہ کے ہاتھوں کی بنی سبز چائے ہو جائے۔" احمد نے اسکی پیٹھ پر تھپکی دے کر پوچھا۔

"جی بابا، میں سب کی چائے لے کر آتی ہوں۔" وہ چائے بنانے اٹھ گئی۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

"ڈیڈ آپ نے بلایا؟" اذہان نے احمد صاحب کے روم کے دروازے پر کھڑے ہو کر پوچھا۔

"ہاں اندر آجاؤ۔" انہوں نے مختصر سا جواب دیا۔ وہ روم میں آکر کرسی پر بیٹھ گیا۔ کرسی کے مقابل پلنگ تھی اور پلنگ پر احمد اور حمیرہ بیٹھے ہوئے تھے۔

"اذہان یو آر آف ٹوینٹی فائیو ناؤ، سو یو شوڈ تِھنک اباؤٹ یور میریج۔"

(اذہان تم اب پچیس کے ہو چکے ہو سو تمھیں اب تمھاری شادی کا سوچنا چاہیے۔)

"یس مام۔" جواب مختصر تھا۔

"ہم تمھارے لیے عنائزہ کو سوچ رہے تھے۔" احمد نے اپنی رائے دی اور عنائزہ کا نام لیتے وقت احمد اور حمیرہ کی آنکھوں میں ایک چمک تھی۔

"عنائزہ؟" اذہان نے حیرت سے کہا۔

"ہاں... ویسے اگر تمھیں کوئی پرابلم ہو یا تمھاری نظر میں کوئی اور ہو تو... اٹس اوکے۔" حمیرہ بیگم نے سمجھداری سے کہا۔

مگر اس جملے کے ساتھ انکی آنکھوں کے دیئے کچھ ماند پڑے تھے اور اذہان یہی نہیں دیکھ سکتا تھا، شادی کے تعلق سے اسکی نظر میں اسکی دبئی کی فرینڈ سونیا تھی مگر اتنی گفتگو کے بعد اس نے صرف اتنا کہا۔

"آئی ایم ایگری۔" (میں راضی ہوں)

□□□□□□□□□□□□□□□

محمود صاحب کے روم کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور روم میں موجود پلنگ پر عنائزہ دونوں پیر اوپر کیے بیٹھی تھی، اسکے آزو باز و نور عین اور محمود بیٹھے ہوئے تھے۔

New Era Magazine

"جی امی، کہیں کیا ضروری بات کرنی تھی آپ لوگوں نے۔" عنائزہ نے پوچھا۔

"عنائزہ تمھیں سنتوں کے بارے میں تو پتہ ہے نہ کہ سنتیں دو قسم کی ہوتی ہیں، سِنت موکدہ اور سِنت غیر موکدہ۔ موکدہ وہ سنتیں ہیں جنہیں آپ صلی علیہ والہ وسلم نے ادا کیا اور کرنے کی تلقین کی، جن سے غفلت برتنے پر پکڑ ہے اور غیر موکدہ وہ سنتیں جنہیں آپ صلی علیہ والہ وسلم نے ادا تو کیا مگر کرنے کا حکم نہیں دیا، جنہیں چھوڑنے پر پکڑ نہیں۔" نور عین بولتے ہوئے ٹھہری ایک گہری سانس لی اور اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

"مگر ان سنتوں میں ایک سنت ایسی بھی ہے جو ہمارا دین مکمل کرتی ہے۔ جانتی ہو نہ وہ سنت؟" انہوں نے سوال پر اپنی بات ختم کرکے اسے ٹاپک پر لانے کی کوشش کی۔

"نکاح۔" اس نے مختصر سا جواب دیا۔

"بالکل، حمیرہ بھابی اور احمد بھائی نے اذہان کے لیے تمھارا ہاتھ مانگا ہے۔ کیا تم اپنا دین مکمل کرنے کے لیے اذہان کا ہاتھ تھاموگی؟" انہوں نے واپس اپنی بات سوال پر ختم کی۔ انکی بات سن کر عنائزہ سوچ میں پڑ گئی۔

(فطری طور سے وہ حجابی اور پاک دامن لڑکی تھی جس کا کسی لڑکے سے کوئی تعلق نہیں تھا مگر اپنی شادی کی بات پر تو ہر مشرقی لڑکی سوچ میں پڑ جاتی ہے)

"عنائزہ اگر تمھیں سوچنے کے لیے ٹائم چاہیے تو یو کین ٹیک یور ٹائم۔" محمود نے اسے خاموش دیکھ کر کہا۔

"نہیں ابو، اٹس اوکے۔ آپ لوگوں کا ہر فیصلہ میرے حق میں بہتر رہا ہے سو آپ لوگ میری زندگی کا فیصلہ کیسے غلط کر سکتے ہیں؟ میں راضی ہوں۔" اس نے سر جھکا کر آہستہ سے کہا اور

پھر محمود نے اسکے سر پر ہاتھ کر اسے ڈھیر ساری دعائیں دیں۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

صبح کے تقریباً نو بجے تھے۔ جہانگیر فیملی اپنا ناشتہ مکمل کر چکی تھی اور سب اپنے کاموں میں مصروف تھے۔ محمود صاحب آفس جا چکے تھے اور احمد اپنے بزنس کی شاخیں بذریعہ گوگل کولکتہ میں سرچ کر رہے تھے۔ کیونکہ انہیں اب اپنی فیملی کے ساتھ پر مینٹلی انڈیا ہی آنا تھا۔ نور عین اور حمیرہ کچن میں تھے۔ اذہان اور ہانیہ، عنائزہ کے کمرے میں بیگ پیک کر رہے تھے انہیں اس ماہ اپنا سارا کلیرنس کروانے دبئی جانا تھا اور عنائزہ بیک یارڈ میں تھی اسے بیک یارڈ کی صفائی کرنی تھی۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

عنائزہ صفائی کے سامان لینے گارڈن ٹولس کی جانب آئی تو دیکھا کہ وہاں تو قینچی تھی ہی نہیں تب اسے یاد آیا کہ اسکے روم کی بالکنی میں لگے پودے کافی بڑے ہو گئے تھے تو انہیں کاٹنے کے لیے وہ قینچی اوپر لے گئی تھی قینچی تب سے اسکے روم میں ہی تھی۔ سو وہ قینچی لانے اوپر چل پڑی۔

اذہان اور ہانیہ روم میں بیٹھے بیگ پیک کر رہے تھے اور ساتھ میں انکی باتیں بھی جاری تھیں۔

اسی بات چیت کے دوران ہانیہ نے پوچھا۔

"سونیا کیسی ہے؟"

"سونیا... ٹھیک ہے۔ کافی دنوں سے اس سے بات نہیں ہوئی۔"

"ویسے وہ اب بھی تمھاری بیسٹ فرینڈ ہے؟"

"ہانیہ.. شی واز ناٹ جسٹ بیسٹ فرینڈ۔"(وہ صرف بیسٹ فرینڈ نہیں تھی)

"مطلب؟"

"مطلب یہ کہ وہ....وہ ایز وائف میرے لیے آئیڈیل تھی،میں اسکے جیسی لڑکی سے میرج کرنا چاہتا تھا۔"

"واٹ؟؟پھر عنائزہ کے لیے ہاں کیوں کہا؟"ہانیہ کو جھٹکا لگا۔

"کیونکہ عنائزہ کے نام پر میں نے مام ڈیڈ کی آنکھوں میں ایک روشنی دیکھی تھی۔اسے میں بجھا نہیں سکتا تھا۔"

"اٹ مینس،تم نے عنائزہ کے لیے نہیں صرف مام ڈیڈ کی خاطر ہاں کی ہے؟"جواباً ذہان نے صرف میں سر ہلایا۔

"اگر تمھاری آئیڈیل وائف سونیا جیسی تھی تو عنائزہ اسکے بالکل اپوزٹ ہے۔تم نے پھر بھی ہاں کہہ دیا؟"

"میں نے مام ڈیڈ کی خاطر سمجھوتہ کر لیا۔"

"سمجھوتہ،ویسے عنائزہ میں پرابلم کیا ہے؟اتنی اچھی تو ہے نیچر کی،کام کاج کی۔"ہانیہ نے اپنے سوال کے ساتھ عنائزہ کی سائیڈ بھی لی۔

"پرابلم...یار میں ایک بولڈ لڑکی چاہتا تھا اپنی لائف میں،جسے میں پہلے ہی سمجھ سکوں،جان سکوں کہ وہ ایز وائف میرے لیے پرفیکٹ رہے گی یا نہیں اور عنائزہ..وہ تو مجھ سے بھی حجاب کرتی ہے،میرے سامنے بھی اپنے بالوں کو کور رکھتی ہے۔(عنائزہ حجابی تھی،نقابی نہیں

مطلب وہ بالوں کو ڈھانکتی تھی پر چہرہ نہیں) مطلب کیا ہے اس حرکت کا کہ میں بھی اسے بری نظر سے دیکھتا ہوں۔"اذہان نے اپنی بات واضح کی۔

"بٹ اذہان وہ اپنے سارے کزن سے حجاب کرتی ہے۔"ہانیہ نے واپس عنائزہ کی طرفداری کی۔

"وہ سب کزن ہیں، میں تو فیانسی ہوں اور اگر تمھاری یہ بات مان بھی لوں تو وہ تو مجھ سے بات بھی نہیں کرتی، صرف ناشتے لنچ اور ڈنر کے وقت جو تھوڑی بہت بات ہو گئی وہ کافی ہے۔ فون کالس یا ٹیکسٹ سے اس نے کبھی مجھ سے بات نہیں کی جبکہ میں نے تمہیں کہا نا کہ مجھے ایسی وائف چاہیے جسے میں شادی سے پہلے ہی بہتر طور سے جان سکوں... جیسے سونیا، میں سونیا کے بارے میں تقریباً ہر بات جانتا ہوں اور عنائزہ... مجھے تو یہ بھی نہیں پتہ اسکا فیورٹ کلر کونسا ہے... سو میں نے مام ڈیڈ کے لیے یہ سمجھوتہ کر لیا۔"اس نے بات ختم کی۔

اذہان اور ہانیہ اس ساری بات کے دوران اس بات سے بے خبر رہے کہ کوئی دم سادھے انکی باتیں سن رہا ہے اور انہیں اس بات کی خبر اس وقت ہوئی جب دروازے کی جانب سے آواز آئی۔

"اوہ... تو اب مجھے اپنے روم میں بھی ناک کر کے آنا پڑے گا۔"ان دونوں نے چونک کر گردن دروازے کی جانب گھمائی تو دیکھا عنائزہ دروزے پر ہاتھ رکھے کھڑی ہے اور اسکے چہرے سے صاف ظاہر تھا کہ وہ اپنے گلے میں بنتا آنسوؤں کا گولا نگلنے کی کوشش کر رہی ہے۔ آگے اس نے کچھ نہیں کہا، چپ چاپ روم آئی.. قینچی اٹھائی اور بیک یارڈ کی جانب چل پڑی۔ ویسے اب جھاڑیاں کہاں کٹتیں۔ دراصل ہوا یہ کہ عنائزہ قینچی لینے اوپر روم آئی تو اذہان اور ہانیہ

باتوں میں مصروف تھے۔اسے دوسروں کی باتیں سننے کی گندی عادت نہ تھیں مگر یہ گفتگو اسکی ذات سے وابستہ تھی اور ساتھ ہی کسی اور کا بھی ذکر تھا چونکہ اذہان اسکا ہونے والا شریک حیات تھا سو وہ رک گئی اور جب اس نے سنا کہ اذہان کے اسکے بارے میں کیا خیالات ہیں تو اسکی سانسیں تھم گئیں اور ان سب کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ اب بیک یارڈ کی صفائی کرنے کی بجائے صفائی کا سامان کنارے ڈالے خود یارڈ میں موجود نیم کے درخت تلے بیٹھے گھٹنوں میں سر دیئے خاموشی سے آنسو بہا رہی تھی۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

دوپہر کے دو بج رہے تھے اور جہانگیر فیملی نماز ظہر ادا کر کے ڈائننگ ٹیبل پر موجود تھی۔ محمود، عنائزہ کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے اور اسے بغور دیکھ رہے تھے کیونکہ اسکی پلیٹ میں ایک نوالے جتنا چاول تھا اور اس میں سے بھی وہ دو دو دانے اٹھا رہی تھی۔

"عنائزہ بچے طبیعت تو ٹھیک ہے نہ تمھاری؟" وہ فکرمند ہوئے تھے۔

"ہاں ابو، کیوں؟" اس نے پلیٹ سے نظر اٹھا کر والد کو دیکھا۔

"کافی ڈل لگ رہی ہو اور آنکھیں کیوں اتنی سرخ ہوئی ہیں تمھاری؟" محمود کی اس بات پر اس نے نا جانے کس خیال کے تحت اذہان کی جانب دیکھا اور اذہان نے اسکی جانب ایک پل کو دونوں کی نظریں ملیں اور عنائزہ نے واپس نظریں پھیر لیں۔

"نیند کا اثر ہوگا ابو۔" اس نے صاف جھوٹ بولا اور اپنی کرسی چھوڑ کر اپنے روم میں چلی آئی۔ اسکی اس حرکت پر سبھی حیران ہوئے کیونکہ وہ کبھی کھانا ادھورا نہیں چھوڑتی تھی۔

"میں دیکھتی ہوں اسے۔" ہانیہ نے سب کو مطلع کیا اور عنائزہ کے روم آئی۔

ہانیہ روم میں پہنچی تو عنائزہ پلنگ کا ٹیک لگائے فرش پر بیٹھی تھی ہانیہ خاموشی سے چلتی اسکے پاس آئی اور آہستہ سے کہا۔

"عنزی تمھیں جھوٹ بولنا نہیں آتا مت کوشش کیا کرو جھوٹ بولنے کی۔" عنائزہ نے سوالیہ انداز میں اپنی نظریں اٹھائی۔

"تمھاری آنکھوں سے صاف ظاہر ہے کہ تم روئی ہو، پھر چچا سے جھوٹ کیوں کہا۔" عنائزہ نے اب بھی کچھ نہیں کہا وہ اب فرش کو گھور رہی تھی۔

"عنائزہ!!" ہانیہ نے اسے مخاطب کیا۔

"ہانیہ اگر تمھیں پتہ چل جائے کہ تمھارا ہونے والا ہمسفر تمہیں ناپسند کرتا ہے جبکہ تمھارے پیرینٹس اس پرپوزل سے بہت خوش ہیں۔ تمہیں ایسا پتہ چل جائے تو تم کیا کروگی؟" عنائزہ نے آہستہ سے پوچھا۔ ہانیہ کے پاس اس بات کا کوئی جواب نہ تھا۔ اسے خاموش پاکر عنائزہ نے اپنی بات پھر جاری کی۔

"ہانیہ مجھ میں اتنی ہمت نہیں ہے کہ میں امی ابو سے کہوں کہ میں یہ شادی نہیں کرسکتی اور بالفرض کہہ بھی دیا تو ریزن کیا دوں گی کہ اذہان مجھے پسند نہیں کرتا کیونکہ میں اس سے حجاب کرتی ہوں... ہانیہ مجھ میں اتنی ہمت نہیں کہ میں اپنے پیرنٹس کا دل توڑ سکوں اور میں اتنی بہادر بھی نہیں کہ اپنی زندگی ایک سمجھوتہ بنالوں۔" اسکی آنکھوں سے پھر آنسو جاری ہوگئے۔ ہانیہ نے اسے گلے لگایا اور دھیرے دھیرے اسکے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

"عنزی پلیزاس رشتے سے انکار مت کرنا...اذہان کو تم سے بہتر ہمسفر نہیں نہیں مل سکتی۔ مجھے یقین ہے تم اسکی تھنکنگ بدل سکتی ہو اور جب تم اسکی زندگی میں شامل ہو جاؤ گی تب اسے پتہ چلے گا کہ اس نے سمجھوتہ کرکے صحیح فیصلہ کیا ہے۔آئی ول پرے فور بوتھ آف یو۔" (میں تم دونوں کے لیے دعا کروں گی)

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

شام کے تقریباً پانچ بج رہے تھے اور احمد کی فیملی کا سارا سامان گاڑی میں شفٹ ہو چکا تھا آج رات آٹھ بجے انکی فلائٹ تھی۔ وہ لوگ نکلنے لگے تو احمد نے دھیان دیا کہ عنائزہ تو تھی ہی نہیں۔

"محمود، عنزی کہاں ہے؟"انہوں نے پوچھا۔

"دراصل اسکی طبیعت ٹھیک نہیں تھی تو وہ اپنے روم میں ہے۔"انہوں نے وجہ بتائی۔

"کیا، مطلب وہ ہمیں سی آف کرنے نہیں آرہی؟"احمد کی آواز میں حیرت تھی۔اس بات پر ہانیہ نے اذہان کو دیکھا اور پہلی بار اس نے اسکی کالی آنکھوں میں شرمندگی کے آثار دیکھے۔

"ابو، میں اسے لے کر آتی ہوں۔"ہانیہ نے کہا اور تیزی سے اسکے روم کی طرف گئی۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

تقریباً چھ بج چکے تھے اور جہانگیر فیملی کولکتہ ائیر پورٹ پر موجود تھی۔

"چلیں بھیابھابی، دعاؤں میں یاد رکھنا۔"نور عین نے کہا۔

"آپ لوگ بھی۔"حمیرہ نے جواباً کہا۔

"اور عنائزہ خیال رکھنا اپنا، محمود صحیح کہہ رہا تھا کہ کافی ڈل ہو گئی ہو۔"احمد نے نصیحت کی۔

"جی بابا۔"جواب مختصر تھا۔

"اچھامیں ہانیہ سے مل کر آتی ہوں۔"عنائزہ انہیں مطلع کرکے ہانیہ کی طرف آئی جس کے بازو میں اذہان بھی کھڑا تھا۔

ہانیہ سے گلے مل اور سلام دعا کرکے وہ پلٹی نہیں بلکہ اذہان کے مقابل آکر کھڑی ہوئی۔اسکی نظریں فرش سے اٹھیں اور گہری سیاہ آنکھوں سے ملیں۔اذہان کو محسوس ہوا کہ اسکے مقابل موجود ڈارک گرین ماربل بال سی آنکھوں میں کئی باتیں پنہاہیں مگر عنائزہ کی زبان سے صرف یہی ادا ہوا"اللہ حافظ"اور اسکی نظریں واپس نیچے ہو گئیں۔

"خداحافظ۔"اذہان نے آہستہ سے کہا۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

دبئی

"ڈیڈ میری یونیورسٹی پرنسپل سے بات ہو چکی ہے انہوں نے کلیرنس ڈاکیومنٹس تیار کردیئے ہیں سومیں لے کر آتا ہوں۔"اذہان نے احمد کو مطلع کیا۔

"اوکے۔"انہوں نے مختصر ساجواب دیا۔اذہان دروازے سے نکل ہی رہا تھا کہ اسکی ہانیہ سے مڈبھیڑ ہوئی۔

"اوہ کدھر جارہے ہو بھائی؟"

"یونی؟؟"

"صرف یونی یا کہیں اور بھی؟"

"کام پورا ہونے کے بعد مے بی سونیا کے ساتھ چلا جاؤں۔"

"بھائی اب آپ انگیجڈ ہو۔"ہانیہ کو حیرت بھی ہوئی اور غصہ بھی آیا۔

"انگیجڈ ہوں تو،سونیا از لائک مائے فرینڈ۔"

"اوکے،گو انجوائے مگر یہ یاد رکھنا تمھیں عنائزہ سے بہتر لائف پاٹنر نہیں ملے گی۔"

□□□□□□□□□□□□□□□□□

شام ڈھل چکی تھی اور دبئی برقی قمقموں کی روشنی میں جگمگا رہا تھا۔اسی جگمگاتے دبئی کے کسی ریسٹورینٹ کی لفٹ میں اذہان اور سونیا موجود تھے۔

"کیا کھاؤ گی تم؟"اذہان نے پوچھا۔

"سوشی اینڈ یو؟"

"ناٹ ڈیسائڈ یڈیٹ۔"(ابھی طے نہیں کیا)ان دونوں کی باتیں چل ہی رہی تھیں کہ لفٹ میں عجیب آوازیں پیدا ہوئیں اور لفٹ اٹک گئی۔

"ڈیم۔"اذہان کے منہ سے نکلا اس نے ایمرجنسی بٹن کو دبایا۔

"اٹس ٹو ہاٹ۔"سونیا نے بیزاری سے کہا اور اپنے ٹاپ کے اوپر پہنی جیکٹ اتارنے لگی۔اذہان کو اسکی یہ حرکت تھوڑی عجیب لگی۔

"تمھیں جیکٹ نہیں اتارنا چاہیے۔"اس نے آہستہ سے کہا۔

"کیوں؟"سونیا کی آواز میں تعجب تھا۔

"کیونکہ یہاں میں ہوں کوئی دیکھے گا تو کیا سوچے گا۔"اذہان نے وجہ بتائی۔

"کوئی کیا سوچے گا مجھے اس سے کیا اور میں ناجانے کتنی دفعہ تمھارے ساتھ سلیولیس ٹاپ میں گھوم چکی ہوں سو تمھیں اچانک ہو کیا گیا۔"سونیا کی آواز آزاد تھی۔

"سب کے سامنے کی بات الگ ہوتی ہے۔یہاں لوگ تمھاری اس حرکت کا غلط مطلب لے سکتے ہیں۔"اذہان نے سمجھانے والے انداز میں کہا۔

"اوہ کم آن اذہان، یہ تمھارے اندر کا ایسٹرن پرسن (مشرقی انسان) کیسے جاگ گیا۔لوگوں کی زندگی میں انٹرفیئر کرنے کی عادت انہی میں ہوتی ہے نہ۔"سونیا کی آواز تیز ہو چکی تھی۔اور اذہان کچھ کہتا اس سے پہلے ورکرس آگئے اور دروازہ کھول کر انہیں باہر نکالا اور وہ دونوں ڈنر کے لیے بڑھ گئے۔انکا ڈنر کافی خاموشی سے اختتام کو پہنچا اور اب وہ دونوں اذہان کی کار میں سونیا کے گھر کے سامنے موجود تھے۔

"سوری سونیا مجھے اس طرح نہیں کہنا چاہیے تھا۔"اذہان نے پہل کی۔

"اٹس اوکے۔"سونیا نے عام سے لہجے میں کہا۔اذہان کو لگا تھا کہ وہ بھی سوری کرے گی مگر خیر۔

"ویسے تمھیں کچھ بتانا ہے۔"اذہان نے موضوع بدلا۔سونیا نے سوالیہ انداز میں اسے دیکھا اور وہ اپنے موبائل کی گیلری میں کچھ تلاش کرنے لگا۔

"یہ دیکھو۔"اذہان نے اپنا موبائل سونیا کی طرف بڑھایا جس میں اذہان اور عنائزہ کی ایک کمبائن فیملی تصویر تھی۔

"یہ ہیڈ اسکارف والی لڑکی، یہ میری فیانسی ہے۔"

"اومائے گاڈ، اذہان تم نے انگیجمینٹ کرلی اور بتایا بھی نہیں۔"سونیا کو حیرت ہوئی۔

"اب بتا رہا ہوں۔"

"ویسے نام کیا ہے اسکا؟"سونیا نے پوچھا۔

"عنائزہ!!"اور پہلی بار عنائزہ کا نام لیتے ہوئے اذہان کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

احمد جہانگیر کی فیملی کو انڈیا آئے دو دن گزر چکے تھے اور اس وقت پوری جہانگیر فیملی ڈائننگ ٹیبل پر موجود تھی۔

"اذہان، نیکسٹ منتھ تمھارے ایگزام ہیں نہ تو اگلے مہینے پھر دبئ..." محمود نے پراٹھا توڑتے ہوئے کہا۔

"نہیں چچا، میں نے میری یونی پرنسپل اور ایچ۔او۔ڈی سے بات کر لی ہے سو میں یہاں کسی بھی رجسٹرڈ کالج سے آنلائن ایگزام دے سکتا ہوں...بس اب سوچ رہا ہوں کوئی ریلیشن مل جائے کسی کالج کا تو آسانی ہو جائے۔"اس نے کافی تفصیل سے اپنا پلان بتایا اور آخری جملہ کن اکھیوں سے عنائزہ کو دیکھتے ہوئے ادا کیا۔

"کوئی ریلیشن؟"نور عین نے تعجب سے اسے دیکھا اور اپنی بات جاری رکھی۔

"عنائزہ نے عالیہ یونیورسٹی سے ہی اپنی اسٹڈیز مکمل کی ہیں، اسکے وہاں اچھے ریلیشن ہیں۔اسی کے ساتھ چلے جانا۔"نور عین نے اسکا مسئلہ چٹکیوں میں حل کیا اور انکی اس تجویز پر اذہان کی نظریں واپس عنائزہ پر گئیں جس کا نوالہ بناتا ہاتھ نور عین کی بات سن کر رک گیا تھا اور وہ بڑی بڑی آنکھوں میں حیرت لیے نور عین کو دیکھ رہی تھی مگر نور عین اسکی طرف متوجہ نہیں تھیں۔

"ارے ہاں، اچھا یاد دلایا نور عین.. تو عنائزہ بچے ناشتہ کر کے چلے جاؤ تم اذہان کے ساتھ۔"

بڑے بابا کی آواز پر عنائزہ کا ہاتھ حرکت میں آیا۔اس نے نوالہ چھوڑ کر ہلکا سا ہاتھ جھٹکا اور

نظریں اٹھا کر پہلے بڑے بابا کو دیکھا پھر اپنی ماں کو..دونوں اسے ہی دیکھ رہے تھے۔آخر عنائزہ کی نظر اذہان پر گئی جو مسکراہٹ روکے سر جھکائے اپنے کپ میں کافی انڈیل رہا تھا۔

"ٹھیک ہے بابا..جیسا آپ لوگ کہیں۔"وہ آہستہ سے ہامی بھر کر واپس کھانے میں مشغول ہو گئی اور اذہان کافی کا کپ ہاتھ میں لیے تیر نشانے پر لگنے کی خوشی میں دل ہی دل میں مسکرا رہا تھا۔

(عنائزہ اسکی فرسٹ کزن اور ان بونس اسکی بہن کی بیسٹ فرینڈ تھی۔اذہان کو ہمیشہ سے پتہ تھا کہ عنائزہ عالیہ یونی میں پڑھتی ہے مگر اب اسے اسکے ساتھ جانے کا موقعہ چاہیے تھا۔جس شام عنائزہ نے اذہان کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اللہ حافظ کہا تھا اس شام اذہان کو جو بغض عنائزہ سے تھے وہ کم ہونے لگے تھے اور جس رات وہ سونیا کے ساتھ لفٹ میں لاک ہوا تھا اس رات سے اس کا دل سونیا سے عنائزہ کی طرف مائل ہونے لگا تھا۔مگر نہیں..اسکا دل تو کبھی سونیا پر تھا ہی نہیں وہ تو دماغ تھا یا نفس......مگر دل نہیں!)

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

صبح کے تقریباً دس بج رہے تھے۔

عنائزہ کوئی کتاب لیے بیک یارڈ کی جانب آئی تو دیکھا یارڈ کی کرسی پر اذہان بیٹھا ٹیبل پر لیپ ٹاپ رکھے کچھ کر رہا تھا۔اسے دیکھ کر وہ واپس پلٹ گئی۔

"عنائزہ!"پیچھے سے آواز آنے پر وہ واپس مڑی۔

"جی؟"

"ابھی میں تھوڑا بزی ہوں سوا گر ہم دوپہر یا دوپہر کے بعد کالج چلیں تو؟"

"ٹھیک ہے جیسا تم کہو۔" اسکا جواب دے کر وہ واپس اندر کی جانب مڑ گئی۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

دوپہر کے تقریباً چار بج رہے تھے جب وہ دونوں پرنسپل آفس سے باہر نکلے۔

"تھینکس عنائزہ... تمھاری وجہ سے کافی آسانی سے پرمیشن مل گئی۔" وہ واقعی مشکور تھا۔

"یو ویلکم۔" جواب ہمیشہ کی طرح مختصر تھا۔

"اچھا تم کار تک چلو، میں پانی پی کر آتا ہوں۔"

"اوکے۔" کہہ کر وہ آگے بڑھی اور اذہان نے اپنا فون نکالا۔

"ہیلو زید.. اذہان بول رہا ہوں۔"

"نمبر سیو ہے تیرا، بول؟" دوسری جانب سے آواز آئی۔

"مل سکتا ہے ابھی، کچھ ضروری بات کرنی ہے۔"

"ہاں ٹھیک ہے۔ کدھر ملے گا؟"

"کے کیفے پہنچ میں آرہا ہوں۔" اذہان نے فون واپس جیب میں ڈالا اور کار کی جانب چل پڑا۔

"میں سوچ رہا تھا کہ کے کیفے راستے میں پڑے گا۔ میرا ایک فرینڈ ہے ادھر دراصل اس سے ملنا تھا۔" اذہان نے کار کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔

"بٹ تمھارے اور تمھارے فرینڈ کے بیچ میں کیا کروں گی؟"

"تم گیسٹ روم میں رک جانا۔" اذہان نے حل دیا۔

"بٹ... کتنی دیر لگے گی تمھیں؟" اس نے متذبذب لہجے میں پوچھا۔

New Era Magazine

"زیادہ ٹائم نہیں لگے گا ایسے بھی تھوڑی دیر میں عصر ہونے والی ہے...پلیز تھوڑا ضروری کام ہے۔"

"ٹھیک ہے چلو۔"اس نے ناچاہتے ہوئے بھی دھیمے لہجے میں ہامی بھر لی۔

□□□□□□□□□□□□□□□□

اذہان کی کار کے کیفے کے باہر رکی اور وہ دونوں مخالف دروازوں سے باہر نکلے۔اذہان کو زید وہیں سے ایک ٹیبل پر نظر آگیا۔

"چلو پہلے تمھیں گیسٹ روم تک چھوڑ دیتا ہوں۔"اذہان نے اسے مخاطب کیا۔

"اوکے بٹ پلیز جلدی کرنے کی کوشش کرنا۔"عنائزہ نے ملتجی لہجے میں کہا۔

"آئی ول ٹرائے۔"اس نے اسے تسلی دی اور اسے گیسٹ روم تک پہنچا کر زید کے پاس آیا۔

"بول بھائی ایسا کیا ضروری کام یاد آگیا؟"زید نے اسے دیکھتے ہی پوچھا۔

"تجھے سونیا کے بارے میں پتا ہے نہ؟"اور یہی تو بہترین دوستی کی خاصیت ہوتی ہے کہ یہ تمہید نہیں مانگتی...اذہان نے سیدھا موضوع بتایا۔

"اوہ سونیا..تمھاری گرل فرینڈ ناں....ویسے یہ کون تھی؟"

"گرل فرینڈ تھی...ہے نہیں اور یہ میری کزن ہے اور فیانسی بھی...عنائزہ!"اور عنائزہ کا نام لیتے وقت نجانے کہاں سے پھر اسکے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔

"تو نے منگنی کرلی اور بتایا بھی نہیں..."زید نے متعجب لہجے میں کہا۔

"خیر کوئی ایسے آفیشل منگنی نہیں ہوئی بس انگیج ہوں..ویسے فی الحال مجھے کچھ اور بات کرنی ہے۔"وہ واپس موضوع پر آیا۔

"بول؟"

اذہان نے گہری سانس لی۔"اس دفعہ میں دبئی گیا تو ایک رات سونیا کے ساتھ ڈنر پر گیا۔"اور آگے اس نے اپنی سونیا کے ساتھ لفٹ میں پھنسنے والی کہانی بتائی۔

"پھر؟"

"پھر یہ کہ تو نے تو پڑھا ہوگا کہ بھروسہ ایک شخص توڑتا ہے اور اعتبار ہر کسی پر سے اٹھ جاتا ہے۔"

"تو کلیئر بول چاہتا کیا ہے؟"اب کے زید کو الجھن ہوئی۔

"میں چاہتا ہوں کہ جب میں اس سے ملنے گیسٹ روم میں جاؤں تو...تب تو گیسٹ روم باہر سے لاک کر دے۔"اب کے اس نے ملنے کا مقصد بتایا۔

"واٹ؟اذہان تو پاگل تو نہیں ہو گیا ہے وہ حجابی لڑکی ہے..میری بہن بھی حجابی ہے۔میں سمجھ سکتا ہوں وہ کس طرح ٹوٹے گی اور تو خدا کب سے بن گیا جو اسے آزمانے چلا ہے؟"زید نے شاکڈ لہجے میں شروع کی گئی بات سمجھانے کے انداز میں ختم کی۔

"آزما نہیں رہا ہوں مجھے بس اسکا ری ایکشن دیکھنا ہے۔"

"اگر اس نے بھی ویسے ہی ری ایکٹ کیا جس طرح سونیا نے کیا تھا تب؟"زید نے اسے کھوجتی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"وہ ایسی لڑکی نہیں ہے۔"اذہان نے چبا چبا کر کہا۔اسے پہلی دفعہ معلوم ہوا کہ وہ عنائزہ کے بارے میں کسی اور سے ایسے کمینٹس نہیں سن سکتا تھا۔

زید نے اسکی انداز اور لہجے کا برا مانے بغیر اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔"محبت کرتا ہے اس سے؟"اذہان کے چہرے سے تمام تاثر غائب ہوئے اور اس نے صرف اتنا کہا۔

"آ...آئی ڈونٹ نو۔"

"ٹھیک ہے اذہان۔ میں تیرا کام کروں گا بٹ اسے کچھ ہوا ناتو شاید تجھے بہت تکلیف ہو گی۔"

□□□□□□□□□□□□□□□□□

اذہان نے اپنے بک کیے ہوئے گیسٹ روم کے دروازے کو ہلکا سا ناک کر کے کھولا اور اس انداز میں عنائزہ کو دیکھا جیسے اندر آنے کی اجازت مانگ رہا ہو۔

"یہ میرا روم تو نہیں کہ تمھیں اندر آنے کے لیے ناک کرنا پڑے اور ویسے بھی میرے روم میں آنے کے لیے بھی مجھے ہی ناک کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔"کوئی پرانا شکوہ عنائزہ کی زبان پر آیا اور اذہان تذبذب کا شکار ہوا،اسے دکھ ہوا کہ کبھی اس کی وجہ سے عنائزہ کا دل دُکھا تھا اور اسے خوشی بھی ہوئی کہ عنائزہ کو اس سے شکوہ تھا۔آخر شکوہ اپنوں سے ہی ہوتا ہے نا۔

"اب چلیں؟"عنائزہ کی آواز نے اسے خیالات کی بھنور سے نکالا۔

"عنائزہ اگر میں تمھارا صرف کزن ہوتا،فیانسی نہ ہوتا تب تم مجھ سے بات کرتیں؟"وہ اسکی جانب متوجہ ہوئی اس طرح کہ اسکی پشت دروازے کی طرف ہو گئی۔

"وہ تو ایسے بھی کرتی ہوں۔"

"نہیں میرا مطلب تھا کہ کالس اور ٹیکسٹس وغیرہ پر...انڈراسٹینڈ نگ کے لیے۔"

"اگر ہم صرف کزن رہتے تو انڈر اسٹینڈ نگ کا ایشو کیوں ہوتا؟" اس نے اپنے ازلی نرم انداز میں سادہ سا سوال کیا۔ مگر اس سے پہلے کہ اذہان کوئی جواب دیتا کھٹاک سے دروازہ بند ہونے کی آواز آئی اور عنائزہ تیزی سے دروازے کی جانب گھومی۔

وہ ایک ادنی درجے کا کیفے تھا جس میں زیادہ سی سی ٹی وی نہیں تھے اور جو تھے وہ بھی پورا ویو نہیں دیتے تھے۔ وہاں کے دروازے میں سرکانے والی کنڈیاں لگی ہوئی تھیں سو زید کو اپنا کام کرنے زیادہ دشواری نہیں آئی۔

"یہ کیسی آواز تھی؟" وہ متوحش سی اذہان سے مخاطب ہوئی۔

اذہان نے آگے بڑھ کر دروازہ ٹٹولا۔

"شاید کسی نے باہر سے لاک کر دیا ہے۔" وہ آہستہ سے گویا ہوا۔

"کیا؟" وہ تقریباً چینخی۔ "اذہان کچھ کرو، نکالو مجھے یہاں سے۔" وہ خوفزدہ تھی، رو رہی تھی۔

اذہان نے اس سے پہلے بھی اسے اداس کیا تھا مگر تب اذہان کو کوئی فرق نہیں پڑا تھا۔

پر آج عنائزہ کو روتا دیکھ کر اس کا دل چاہ رہا تھا کہ خود ہی دروازہ توڑ کے عنائزہ کو وہاں سے لے کر نکل جائے۔ مگر اب کھڑاگ پھیلا ہی لیا تھا تو پلان تو پورا کرنا ہی تھا۔

"اب رو ؤمت یار۔" اذہان نے اپنا انداز نارمل رکھا۔

"دنیا صرف مجھے بدنام کرنے پر اکتفا نہیں کرے گی۔ وہ میرے ساتھ میرے ماں باپ، میرے حجاب کو بھی لپیٹ میں لے گی اور تم کہہ رہے ہو رو ؤمت۔" وہ ہلکا سا غرائی۔

"میرا مطلب تھا یہ تمھاری غلطی نہیں ہے۔" اس نے سمجھانے والے لہجے میں کہا۔

"میری غلطی ہے اذہان اگر میں نے پیرینٹس کو صرف کالج کا کہا تھا تو مجھے یہاں نہیں آنا تھا۔"وہ بھی دھیمی پڑ چکی تھی۔

اور اذہان چونکا جیسے کوئی آئیڈیا آیا ہو۔

"میرا فرینڈ،وہ زیادہ دور نہیں گیا ہو گا اسے کال کرتا ہوں۔"

"پلیز۔"اسکی بات سن کر عنائزہ کا خوف کچھ کم ہوا اور وہ قریب میں موجود کرسی پر بیٹھ گئی۔

اسکے بعد اذہان نے زید کو کال ملا کر حالات سے مطلع کیا اور کچھ دیر بعد دروازہ کھلنے کی آواز آئی۔

دروازہ کھلنے پر عنائزہ تو خاموشی سے باہر نکل کر کار کی جانب بڑی اذہان اور زید دروازے کے پاس گئے۔

"کیا بنا؟"یہ سوال تو زید نے فرض سمجھا۔

"محبت کا پتہ نہیں مگر اسکی آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتا۔"وہ ہلکا سا مسکرایا۔

"اچھا؟"زید نے معنی خیز سا مسکراتے ہوئے پوچھا۔اذہان نے اسکی بات کی تائید میں سر ہلایا اور الوداعی کلمات کہہ کر وہ بھی کار کی جانب چل پڑا۔مسکراہٹ اب بھی اس کے لبوں پر تھی۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

ان دونوں کا واپسی کا راستہ نہایت خاموشی سے طے ہوا۔گھر پہنچ کر وہ دونوں ہال میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ سب ان دونوں ہی کے منتظر تھے۔اذہان ہانیہ کے بازو میں ہی کھڑا ہو گیا اور عنائزہ صوفے پر بیٹھ گئی۔

"دیوالی ویکیشن میں ہمارے ریلیٹیوز کولکتہ آتے تو ہم لوگ سوچ رہے تھے کہ نیکسٹ ویک سیٹرڈے کو تمھارا نکاح رکھ دیتے ہیں۔ کیا بولتے ہو؟"احمد نے بیٹے کو مخاطب کیا۔

"جی رکھ دیں۔ آئی ایم ایگری۔"دل میں ڈھیر سارا سکون اتارتے ہوئے اس نے جواب دیا۔

"عنائزہ! بچے تمھیں تو کوئی مسئلہ نہیں ہے نہ؟"نور عین اس کے بازو میں بیٹھی اس سے پوچھ رہی تھیں۔ عنائزہ نے نظریں اٹھا کر اذہان کو دیکھا وہ بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ عنائزہ کو اس کے چہرے پر کوئی نادیدہ سی مسکراہٹ محسوس ہوئی۔

"جی امی مجھے کوئی پرابلم نہیں۔"اس نے آہستہ سے کہا اور نور عین نے اسکے اسکارف بندھے سر پر بوسہ دیا۔ ادھر اذہان نے ہانیہ کے کانوں میں سرگوشی کی۔

"تم نے صحیح کہا تھا۔"

"کیا؟"ہانیہ نے چہرے پر سوالیہ نشان لیے اسے دیکھا۔

"یہی کہ مجھے عنائزہ سے بہتر لائف پارٹنر نہیں مل سکتی۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سچ۔"وہ خوشگوار حیرت سے دوچار ہوئی اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ عنائزہ کے بازو میں بیٹھی نکاح کی شاپنگ ڈسکس کر رہی تھی۔

□□□□□□□□□□□□□□□□

ایک ہفتہ کیسے گزرا سمجھ بھی نہیں آیا اور آج عنائزہ اور اذہان کا نکاح تھا۔ وہ دونوں ہال کے صوفے پر آزو بازو بیٹھے ہوئے تھے اس طرح کے عنائزہ کے بائیں جانب اذہان تھا۔

نکاح ہو چکا تھا اب بس پیپرز پر سائن کرنا باقی تھا۔ احمد نے کاغذات اذہان کے آگے رکھے جسے اس نے سائن کر کے عنائزہ کی جانب بڑھا دیا۔

پیپرز عنائزہ کے آگے رکھے ہوئے تھے۔اسکا قلم پکڑا ہاتھ کانپ رہا تھا جبکہ بائیں ہاتھ سے اس نے صوفے کے کور کو بھینچا ہوا تھا۔

"عنائزہ بیٹا سائن کرو۔" محمود نے اسکے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے مخاطب کیا۔اس نے قلم کی نوک پیپر پر رکھی ہاتھ اب بھی کپکپا رکھے تھے،چند سیکنڈ یوں ہی بیتے اور عنائزہ کو اچانک محسوس ہوا اسکے صوفہ کور تھامے ہاتھ پر کسی نے ہاتھ رکھا۔عنائزہ کے کپکپاتے ہاتھ یکدم ساکت ہوئے،اسکی ساری دنیا ساکت ہوئی وہ بن دیکھے بھی جان چکی تھی کہ ہاتھ تھامنے والا انسان اسکے بائیں جانب موجود شخص ہی ہے۔

عنائزہ نے دستخط کیے اسکے بعد کمرے میں موجود رشتہ دار انہیں باری باری دعائیں اور مبارک بادیاں دے کر لنچ روم کی جانب روانہ ہوگئے۔اب کمرہ میں وہ دونوں تھے اور انکے صوفے کی پشت پر ہاتھ ٹیکے کھڑی ہانیہ۔سب کے جانے کے بعد وہ ہلکا سا آگے جھکی۔

"چلیں بھائی اب میں بھی جاتی ہوں آپ دونوں باتیں کریں ویسے بھی رخصتی میں ابھی ٹائم ہے۔۔اینڈ لو یو موسٹ میری پیاری بھابی۔"اس نے عنائزہ کے سر پر بوسہ دے کر اپنی بات مکمل کی اور روم سے نکل آئی۔

□□□□□□□□□□□□□□□□

نکاح ہونے کے بعد سارے لوگ لنچ کے لیے چلے گئے تھے اور اب ہال میں عنائزہ اور اذہان ہی بچے تھے۔عنائزہ اذہان کے بازو میں بیٹھی خاموش آنسو بہا رہی تھی۔

"کیوں رو رہی ہو اتنا...ابھی کونسی رخصتی ہو رہی ہے تمھاری؟"اذہان نے بات شروع کی۔

"میں نے اپنی لائف ایک سمجھوتہ بنالی ہے اور تم پوچھ رہے ہو کیوں رو رہی ہو؟"اس نے آنسو بھری آنکھوں سے اسے دیکھا۔

"کس نے کہا یہ سمجھوتہ ہے؟"اس نے پوچھا۔

"کیا نہیں ہے؟" ادھر سے واپس سوال کیا گیا۔

"بالکل بھی نہیں۔" اس نے مطمئن سا جواب دیا۔

"مطلب۔" عنائزہ کا رونا تھم چکا تھا اور اب وہ کنفیوز سی اسے دیکھ رہی تھی۔

"بات یہ ہے کہ اس ٹائم جب میں دبئی گیا تو وہاں کچھ ایسی بات ہو گئی کہ میری تھنکنگ بدلنے لگی اور میں اس نکاح کے لیے ذہن و دل سے تیار ہو گیا۔ سوائٹس نو مور آ کو میرو مائز۔" اذہان نے ہلکے پھلکے انداز میں اسے ساری بات سمجھائی۔

"سچ کہہ رہے ہو؟" ڈارک گرین ماربل بال سی آنکھوں والی نے اسکی بات کی تصدیق چاہی۔

"بالکل... یہ لو اس خوشی میں ڈرائے فروٹس کھاؤ۔" اور گہری سیاہ آنکھوں والے نے سامنے رکھی پلیٹ سے ڈرائے فروٹس اسے دیتے ہوئے اسکی بات کی تصدیق کر دی۔

عنائزہ نے اسکے ہاتھ سے ایک بادام لے کر منہ میں ڈال لیا۔ وہ اب بھی کنفیوز ہی دکھ رہی تھی مگر اب وہ مطمئن بھی تھی۔

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

صبح کا وقت تھا۔ ہوائیں خنکی لیے اپنی موج میں اڑی جا رہی تھی۔ اس خوبصورت موسم میں عنائزہ اپنے بیک یارڈ میں بیٹھی ہوئی تھی۔ اس نے بلیک اور گرے کلر کا کاٹن کا سوٹ زیب تن کیا ہوا تھا اور گرے شال شانوں کے گرد لپیٹے ہوئے تھی۔ بال شال کے اوپر تھے گیلے ہونے کے باعث کھلے ہوئے تھے۔

قدموں کی آہٹ پر وہ چونکی مگر اس سے پہلے کہ وہ گھومتی اذہان کافی کے دو مگ تھامے اس کے سامنے آیا اور ایک مگ اسکی جانب بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ڈسٹرب تو نہیں کیا ناں؟"

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں۔"اس نے مگ تھام لیا۔اذہان اسکے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا۔ان دونوں کے بیچ چھوٹی سی میز حائل تھی۔

"اذہان مجھے کچھ کہنا ہے۔"اس نے کافی ختم کر کے مگ میز پر رکھا۔

"بولو۔"وہ ہمہ تن گوش ہوا۔

"تم نے اس دن تمہاری بات کلیئر کر دی تھی سو اب میں اپنی بات کلیئر کرنا چاہتی ہوں۔"

"کیا کلیئر کرنا ہے تمہیں؟"

"تمہیں مجھ سے جو شکایات تھیں ان کا ریزن بتانا چاہتی ہوں۔"

"اچھا۔"اذہان کا دل مطمئن تھا مگر دماغ کو تو جواب چاہیے ناں۔

"سو تمہیں پہلا مسئلہ یہ تھا کہ میں تمھاری نگاہوں پر شک کرتی ہوں اس لیے تمھارے سامنے ہیڈ کور کر لیتی ہوں۔اذہان جب کوئی حجابی کسی غیر محرم کو دیکھ کر ہیڈ کور کر لے تو اسکا ہر گز یہ مطلب نہیں کہ اسے سامنے والی کی نگاہ غلط لگتی ہے۔اسکا سمپل سا مطلب یہ ہے کہ اس نے اللہ سے ایک وعدہ کیا ہے کہ وہ غیر محرم کے سامنے ہیڈ کور کرے گی سو وہ اسی وعدہ کو نبھا رہی ہے سمپل۔دیٹ واز ناٹ آ بگ ڈیل۔"اس نے گہری سانس لے کر اپنی بات جاری کی۔

"اور تمہیں دوسرا مسئلہ یہ تھا کہ میں تم سے فون کالس پر بات نہیں کرتی تو اذہان تنہائی میں موجود دو غیر محرم کے بیچ تیسرا شیطان ہوتا ہے۔اب تنہائی فزیکلی ہو یا ڈیجیٹلی ہے تو تنہائی نہ اور شادی ارینج ہونے سے یا منگنی ہو جانے سے سامنے والا محرم نہیں بنتا۔بس اتنی سی بات تھی۔"عنائزہ نے دھیمے لہجے میں بات پوری کی۔

"مگر عنائزہ بات چیت کرنے سے انڈر اسٹینڈ نگ پیدا ہوتی ہے۔"اذہان نے اپنا نقطہ دیا۔

"کبھی کبھی یہ انڈر اسٹینڈ نگ بھاری پڑ جاتی ہے اذہان۔ مطلب ایک دوسرے کے بارے میں پہلے سے سب کچھ جان لو تو ایک دوسرے کو سمجھنے کی عادت نہیں بن پاتی جبکہ ایک دوسرے سے کچھ ناآشنائی رہے تو شادی بعد ایک دوسرے کو سمجھنے کی عادت بن جاتی ہے اور وہ لوگ ایک سکسیس فل لائف گزارتے ہیں۔"اس نے چہرے پر آئی بال کی لٹ کو پیچھے کرتے ہوئے جواب دیا۔

"مطلب تم اپنی میریڈ لائف کو سکسیس فل بنانا چاہتی تھی۔"اذہان نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"آف کورس، سب چاہتے ہیں۔"اس نے حیرت سے جواب دیا۔

"تمہیں پتا ہے عنائزہ؟ اس ٹائم دبئی میں میرے ساتھ ایک واقعہ ہوا جس کے بعد میری تمہارے بارے میں تھنکنگ بدلنے لگی اور آئی اسٹارٹ لائننگ یو۔ مگر معلوم ہے۔"اس نے آگے بڑھ کر عنائزہ کے ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے۔

"جب میں تمھارے ساتھ روم میں لاک ہوا تو تمہیں روتا دیکھ مجھے خبر ہوئی کہ میں تمہاری آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتا۔ آئی ڈونٹ اونلی لائک یو بٹ آلسو لو یو۔"اذہان نے اپنی سیاہ آنکھیں اس پر جمائے ہوئے کہا۔

اسکی اس بات پر عنائزہ ہلکا سا مسکرائی۔

"جانتے ہو اذہان میری فلاسفی ہے کہ عورت کو اگر عزت اور کیئر ملے تو محبت پانا اس کے لیے بہت آسان ہے۔مجھے تو تینوں مل رہا ہے۔ کتنی لکی ہوں میں۔"عنائزہ نے نظریں اٹھا کر اذہان کو دیکھا۔

"اور لکی ہوں میں کہ اللہ نے تمھیں میرے لیے چنا۔"اذہان نے مسکراتے ہوئے کامپلیمینٹ دیا۔ جسے عنائزہ نے مسکراتے ہوئے قبول کیا۔

ان دونوں نے نہیں سوچا تھا کہ اپنے والدین کی رضامندی کے لیے کیے گئے فیصلے کا اختتام اتنا خوبصورت ہوگا۔ مگر یہ اختتام کہاں تھا یہ تو ابتداء تھی ایک خوبصورت زندگی کی۔

□□□□□□□□□□□□□□□□

❤ختم شدہ❤

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگرآپ ہماری ویب پر اپناناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین